نقش آغاز　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　مولانا محمد ابراہیم فانی

بحر ہند کا قیامت خیز زلزلہ اور ہلاکت آفریں طوفان

۲۶ر دسمبر کو جبکہ سن ۲۰۰۴ میلادی اپنی آخری سانس لے رہا تھا اور ۵ر دن بعد غروب ہونے والے آفتاب کے ساتھ یہ سال بھی تاریخ کا حصہ بن رہا تھا اور عین اسی وقت جبکہ مغربی اقوام اور تقلید مغرب کے مشرقی دیوانے نئے سال کے شیطانی استقبال کے لئے تیاریوں میں مصروف تھے۔ قدرت کا عظیم تازیانہ جس نے چشم زدن میں دو لاکھ سے زائد افراد کو لقمہ اجل بنا دیا اور لاکھوں افراد معذور اور بے گھر ہو گئے۔ مالی نقصان کا تو اندازہ بھی لگانا مشکل ہے اور جو تباہی آئی اس کے بارے میں ماہرین کا خیال ہے کہ یہ دس ہزار ایٹم بم گرانے کے برابر ہے۔

بحر ہند میں آنے والے اس قیامت خیز اور ہلاکت آخرین زلزلے اور طوفان جسکو سونامی کہا جاتا ہے' اسکی جو تفصیلات آہستہ آہستہ سامنے آرہی ہیں اس کو دیکھ کر اور سن کر اس میں ہمارے لئے عبرت و موعظمت کے ہزاروں سامان موجود ہیں ان فی ذالک لذکری لمن کان له قلب او القی السمع وھو شھید

اگر بحر ہند کے ان ساحلی علاقوں اور جزائر کا جغرافیائی نکتہ نظر سے مطالعہ کیا جائے تو ہم اہل پاکستان کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار رہنا چاہیے اور رب قدیر کے حضور سجدہ ریز ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم سے پاکستان مکمل طور پر محفوظ رہا' ورنہ اگر یہ جھٹکے بحیرہ عرب تک پہنچ جاتے تو خدا جانے کیا ہوتا؟

وہ لوگ جو کہ بدمست رندوں کی طرح ان ساحلی تفریحی مقامات پر رقصِ ابلیس اور شراب وشباب کے مزے لوٹنے کے لئے آتے۔ اب ان مقامات کا روئے زمین پر پتہ ہی نہیں چلتا۔ جزیروں کے جزیرے اور شہر کے شہر ملیامیٹ ہوگئے۔ کان لم تغن بالامس۔

اخباری اطلاعات کے مطابق بیسویں صدی میں آنے والے دس شدید ترین زلزلوں میں ۳۳ر ہزار مارے گئے تھے۔ ان میں زیادہ تر زلزلے جنوبی امریکی علاقوں میں آئے۔ اس سے پہلے ۲۶ر دسمبر ۲۰۰۳ء کو ایران میں جو زلزلہ آیا تھا اس میں ۳۲ر ہزار افراد لقمہ اجل بنے تھے۔ یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے کہ ۲۰۰۴ء اور ۲۰۰۳ء کا زلزلہ ایک ہی تاریخ پر رونما ہوا۔ لیکن ایران میں جو قیامت خیز زلزلہ آیا تھا وہ زمینی تھا جبکہ بحر ہند کے ساحلی علاقوں میں زلزلہ سمندری لہروں میں رونما ہوا۔ اس زلزلے اور قیامت خیز سمندری طوفان نے تمام کرۂ ارض کو جھنجھوڑ کے رکھ دیا ہے۔

ظھر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس ۔یعنی برائی ظاہر ہوگئی خشکی اور سمندر میں لوگوں کے ہاتھ کی کمائی یعنی انکی شامتِ اعمال کی وجہ سے۔

زلزلے ہیں بجلیاں ہیں قحط ہیں آلام ہیں کیسی کیسی دخترانِ مادرایام ہیں

قرآن کریم ہمیں مختلف پیرایوں میں وعظ وتذکیر فرمارہا ہے اور سابقہ امم مثلاً عاد وثمود وقوم شعیب اور قوم لوط کی بربادیوں کا ذکر کررہا ہے تاکہ ہم اس سے عبرت لے سکیں۔ اگر ہمیں قدرت کے یہ عظیم تازیانے بھی اپنی خرمستیوں سے باز رہنے نہیں دیتے تو پھر یہ ہماری شقاوت اور بدبختی کی انتہا ہوگی۔ اب ارباب حل وعقد اور مختلف ممالک ان آسمانی آفات کو بند باندھنے کی تدبیریں کررہے ہیں لیکن یہ ایک سعی لاحاصل ہے۔ اس کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے اللہ کی طرف متوجہ ہوجائیں۔ اور اپنے اعمال کو درست کریں تاکہ شامتِ اعمال ماصورت سے نادر گرفت کا مصداق نہ بنیں۔ تو مشو مغرور از حلمِ خدا دیر گیرد سخت گیرد مرترا

ان بطش ربک لشدید

دار العلوم کے مخلص فاضل حضرت شیخ الحدیثؒ کے دیرینہ خادم وعقیدت کیش حضرت مولانا نور الحق حقانی قدس سرہ کا سانحہ ارتحال

گزشتہ دنوں دار العلوم حقانیہ کے قدیم اور مخلص فاضل شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق صاحب قدس سرہ کے دیرینہ اور عقیدت حضرت مولانا نور الحق صاحب حقانی اس دنیائے فانی سے رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان للہ ما عطی ولہ ما اخذ۔ مرحوم ضلع اٹک علاقہ چھچھ کے ملاح نامی گاؤں کے باشندہ تھے۔ انتہائی منکسر المزاج، خاموش طبع اور قرونِ اولیٰ کے اسلاف کا ایک عکس جمیل اور نقش تمام تھے۔ بلاناغہ اپنی بیماری اور ضعف و نقاہت کے باوجود ہفتہ میں دو دفعہ دار العلوم تشریف لاتے۔ یہ سلسلہ آپ کا کئی سالوں سے جاری رہا۔ جب حضرت شیخ الحدیثؒ بقید حیات تھے تو بھی تشریف لاتے۔ اور آپ کے سانحہ ارتحال کے بعد بھی آپ کا یہ سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔

کچھ عرصہ پہلے آپ پر شدید بیماری کا حملہ ہوا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صحتیاب ہوئے اور باقاعدہ دار العلوم کو تشریف آوری شروع کی۔ خاموشی سے حضرت الشیخؒ کے مزار پر حاضری دے کر واپس چلے جاتے۔ ان کے دو فرزند مولانا حافظ احسان الحق اور مولانا حافظ احتشام الحق دار العلوم کے فضلاء ہیں۔ علم وعمل اور ورع وتقویٰ میں اپنے والد گرامی قدر مرحوم کے نمونے ہیں۔ دونوں خدمتِ دین متین میں مصروف ہیں۔ جبکہ انکے بھانجے مولانا قاری ولی الرحمٰن صاحب دار العلوم حقانیہ میں تدریس کے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ نماز جنازہ میں گرد ونواح کے تمام علماء وصلحا اور کثیر تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ دار العلوم حقانیہ کے اکثر طلبہ واساتذہ نے بھی اس مرد صالح کے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ ان کے گاؤں تشریف لے گئے اور پسماندگان سے تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر واستقامت کی توفیق ارزانی فرمائے۔ ادارہ ''الحق'' اور دار العلوم حقانیہ حضرت مولانا اہل وخاندان کیساتھ اس غم میں برابر کا شریک ہے۔